

دل حسرت زدہ تھا مائدہ لذت درد
کام یاروں کا، بقدر لب و دندان نکلا

یہ تھا تصویر کے پردے میں بھی رنگا ہی رہا۔ لطف
یہ ہے کہ مجنوں کی تصویر باتیں عریا

اب اس کی تصویر بناتے ہیں تو اس میں بھی اس دیوانے کو برسہنہ ہی پیش کرتے ہیں۔
رنگ، تصویر، پردے اور عریا کی مناسبت واضح ہے۔

۲۔ لغات : داد نہ دینا : زائل نہ کرنا۔

پُر افشاں : پر جھاڑتا ہوا۔ تیر کی نوک یعنی پیکان کے دونوں جانب پر سے
لگے ہوتے تھے تاکہ تیر کمان سے نکلتے ہی سیدھا نشانے پر جا بیٹھے۔

تشریح : اس شعر کی شرح کرتے ہوئے غالب شاکر کو لکھتے ہیں :
”یہ ایک بات میں نے اپنی طبیعت سے نکالی ہے، جیسا کہ اس شعر میں :

نہیں ذریعہ راحت جراحیت پیکان

وہ زخم تیغ ہے جس کو کہ دلکش کیے

یعنی زخم تیر کی توہین بہ سبب ایک رخنہ ہونے کے اور تلوار کے زخم کی
تحسین بہ سبب ایک طاق سا کھل جانے کے۔ ”زخم نے داد نہ دتی تنگی دل

کی“ یعنی زائل نہ کیا تنگی کو۔ پر افشاں، بمعنی بقیاب اور یہ لفظ تیر کے
مناسب حال ہے۔ معنی یہ کہ تیر تنگی دل کی داد کیا دیتا، وہ تو خود

ضیق مقام سے گھبرا کر پر افشاں اور سرا سیمہ نکل گیا۔

تیر کا زخم اتنا معمولی تھا کہ اس سے دل کی تنگی زائل نہ ہو سکی اور اس میں کوئی
فراجی و کشادگی پیدا نہ ہوئی۔ اس کے برعکس مشاہدہ بتاتا ہے کہ تیر دل کی تنگی کے
باعث سینہ بسمل سے پھڑکتا ہوا باہر نکل گیا اور جاتے جاتے اس کے پر بھی جھٹ گئے۔

۳۔ تشریح : پھول کی خوشبو، دل کی آہ و فغاں اور چراغ کا دھواں، ان

میں سے جو بھی چیز تری بزم سے نکلی، آشفۃ و پریشاں ہی نکلی